© rasailojaraid.com

خیرالی۔ امابعد فأن الجمعة فریضة قائمة الی یوم القیٰمة بالکتاب یاایھاالذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعة۔

مولانا سید انوار الحق کاکاخیل ۱۹۲۰ — ۱۹۶۸ء آپ ۱۹۲۰ء کو زیارت کاکاخیل تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، تکمیل دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے کی۔ فراغت کے بعد کچھ عرصہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی معیت میں ڈابھیل میں تدریس کرتے رہے۔ پھر کچھ عرصہ اسلامیہ کالجیٹ پشاور میں تدریس کی، ازاں بعد بطور لیکچرار اسلامیات آپ کا تقرر ہوا، اور ایک عرصہ تک تدریس کرنے کے بعد دورانِ ملازمت دسمبر ۱۹۶۸ء کو پشاور میں انتقال ہوا۔

تصانیف:- جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے عرصۂ تدریس میں تصنیف کا آغاز کیا جو آخر تک جاری رہا، آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ انوار القرآن — تفسیر در زبان پشتو (دو ترجموں والی)[1]

۲۔ انوار النظر علی شرح نخبۃ الفکر — ۳۔ انوار العلوم شرح سلم العلوم اُردو۔

۴۔ ردّ بدعات، صفحات ۱۹۲، مطبوعہ پشاور ۱۳۶۶ھ۔

۵۔ چہل حدیث مع ترجمہ و تشریح۔ ۶۔ اسلامیات برائے بی۔اے (آپشنل)

۷۔ اسلامیات برائے انٹر۔ ۸۔ انوار الاسلام (مڈل جماعتوں کیلئے)

۹۔ انمول موتی۔ (چہل حدیث کا مجموعہ)

ان کے علاوہ چند رسائل — گفتۂ نیکاںؒ، ہمارے پیارے رسولؐ، رفقائے محسنِ اعظمؐ، نمازہ کی سورتیں، امّت کی مائیں، حج و زکوٰۃ اور ان کے مسئلے۔ اسلامی عقیدے اور افتتاح تعلیماتِ قرآن یادگار چھوڑے۔ آپ زبان پشتو کے ادباء میں سے تھے۔[2]

اولاد میں آپ کے چار فرزند افتخار علی شاہ، وقار علی شاہ، نجم الحسن اور ذوالفقار علی شاہ ہیں۔

مولانا عبدالغنی قریشی کوہاٹی ۱۸۸۴ — ۱۹۷۰ء آپ ۱۸۸۴ء کو "ٹیری" ضلع کوہاٹ میں مولانا الحاج محمد یٰسین بن حبیب احمد قریشی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، تکمیل دارالعلوم دیوبند میں کی۔ ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء کو شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند

---

[1] مولانا فدا محمد ایم۔اے: مفہوم القرآن، پشاور یونیورسٹی بک ایجنسی ص ۲

[2] محمد مدنی عباسی، پشتو زبان اور ادب کی تاریخ، لاہور، مرکزی اُردو بورڈ ۱۹۶۹ء، بار اوّل ص ۱۱۱

© rasailojaraid.com